REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۶ امان ۱۳۳۹ ہش | ۲۶ مارچ ۱۹۶۰ء | نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۵ مارچ بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کیلئے خصوصی دعائیں۔ اہم عمارتوں اور بازاروں میں چراغاں

ربوہ ۲۵ مارچ۔ ربوہ میں مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء کو یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ تقاریب کا آغاز صبح تمام مساجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعاؤں سے ہوا۔ ربوہ کی مرکزی مسجد یعنی مسجد مبارک میں اس روز نماز فجر کے بعد امیر المعتکفین مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ۲۳ مارچ کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس معرکۃ الآراء تقریر کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء کے موقعہ پر فرمائی تھی۔ اور جس میں حضور نے قیام پاکستان کی اہمیت پر روشنی ڈالی تھی۔ بعد ازاں آپ نے پاکستان کے استقلال و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے کی پُر زور تحریک کی۔ اس کے بعد آپ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں معتکف احباب کے علاوہ دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

سورج طلوع ہونے پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی خدمت میں ایک خط

یہ خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں موصول ہوا ہے جسے احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

سیدی و مطاعی ایدکم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۱ مارچ ۱۹۶۰ء نماز صبح (بروز جمعہ) کے وقت میں حضور اقدس کے لئے دعا کر رہا تھا کہ دعا کے دوران میں مجھے تحریک ہوئی کہ جمعہ کے روز عصر تا مغرب دو گھنٹے تمام دنیا کے احمدیوں کو دعا کی تحریک کی جائے کیونکہ یہ وقت دعا کی قبولیت کا ہے۔ ہمیں مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامل یقین ہے کہ اگر سارے احمدی پابندی کے ساتھ معینہ وقت پر دعا کریں گے تو قبولیت کی گھڑی نصیب ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے گا۔

ادنیٰ غلام
نواب خان سابق چک ۱۷ اجہور مغلیاں
حال نبی سر روڈ تھرپارکر
(سابق سندھ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲۵ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور میں بغرض علاج چند یوم قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۲۴ مارچ کو ایک بجے بعد دوپہر موٹر کار کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب جماعت تعالیٰ کے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۲۴ مارچ (بذریعہ فون) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ البتہ کل سے پیٹ درد کی شکایت ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا اہلیہ محترمہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور بیماری پیچیدگی اختیار کرتی جا رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم ملک محمد اشرف صاحب واقفِ زندگی کی المناک وفات

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۵ مارچ۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۴ مارچ کو تین بجے سہ پہر سرگودھا سے پانچ میل کے فاصلہ پر سلطان ٹیکسٹائل ملز کے قریب لاری کا جو خوفناک حادثہ ہوا۔ اس میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے اکاؤنٹنٹ اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ناظم صنعت و حرفت مکرم ملک محمد اشرف صاحب بھیروی (ابن ملک سراج الدین صاحب بھیروی مرحوم) وفات پا گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک نہایت محنتی فرض شناس اور مستعد کارکن تھے ۱۹۴۵ء میں انہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی۔ اس کے بعد قریباً دس سال دفتر وکالت تبشیر میں اور پھر چار سال فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کیا نیز مجلس خدام الاحمدیہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء

ادائیگی فرض سے گریز کی راہ

پچھلے دنوں ہم نے الفضل کے ایک اداریہ میں لکھا تھا کہ کسی آنیوالے "مرد کامل" کے انتظار میں جو لوگ دینی کام سے منہ موڑ کر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہتے ہیں اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا آنے والے مرد کامل کا تصور یہ ہوتا ہے کہ وہ آکر سیاسی طور پر ان کو دنیا پر غالب کر دے گا عموماً جب کوئی مذہبی جماعت یا قوم سیاسی اقتدار جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے انعام کے طور پر ملا ہوتا ہے۔ اپنی سستی اور بد اعمالیوں سے کھو دیتی ہے تو اکثر ایسے کسی مرد کامل کے انتظار میں پاؤں توڑ کر بیٹھ جاتی ہے جو آکر انہیں دوبارہ حکومتی اقتدار دلا دے۔

تاریخ میں اس کی ایک واضح مثال بنی اسرائیل قوم میں پائی جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں ایک مسیحا کی آمد کی خبر دی گئی ہے جو اللہ تعالےٰ کا فرستادہ ہونا تھا اور جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ آکر بنی اسرائیل کی حالت کو سنوار یگا جب بنی اسرائیل کے ہاتھ سے حکومت چھن گئی اور ان کے ملک پر رومیوں کا قبضہ ہو گیا تو ان کے دل میں کسی ایسے لیڈر کی خواہش زور پکڑ گئی۔ جو آکر ان کے لئے دنیا فتح کرے اور وہ بیٹھے بٹھائے بغیر کسی مشقت کے ساری دنیا کے حکمران بن جائیں۔ چنانچہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا کہ میں ہی وہ مسیحا ہوں جس کی خبر صحف انبیاء علیہم السلام میں دی گئی ہے تو چونکہ وہ دنیاوی ساز و سامان اور لشکروں سے بالکل تہی دست تھے اور ان کی حالت یہ تھی کہ ایک رات آرام کے ساتھ گذارنے کے لئے بھی کوئی جگہ میسر نہ تھی۔ یہودیوں نے انہیں نہ صرف قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ ان کے دشمن بن گئے اور رومی حکومت سے ان کو صلیب پر چڑھانے کے درپے ہو گئے۔

یہ ایک بگڑی ہوئی قوم کا حال ہے جو اگرچہ اللہ تعالےٰ کی کسی وقت مقبول رہ چکی تھی اور اللہ تعالےٰ نے اسکو نبوت اور حکومت سے بھی نوازا تھا مگر انہوں نے فیضان کے اصل سرچشمہ نبوت کو ٹھکرا دیا لیکن حکومت جو محض ایک عارضی چیز تھی اور محض انعام کے طور پر حاصل ہوئی تھی۔ اس کے اتنے شیدائی ہو گئے کہ جب مسیحا جس کا وہ انتظار کر رہے تھے آیا تو انہوں نے اس کو نہ پہچانا۔ سوا ایک چھوٹی سی جماعت کے کسی نے ان کے دعوے کو تسلیم نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ماننے والے اُن پر اور دنیا پر بھی غالب آگئے اور نہ ماننے والے ابھی تک دنیا میں بھٹک رہے ہیں اور غلام در غلام بنے ہوئے ہیں۔

اس مثال سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کام تو نہیں رکتا وہ تو ضرور ہو جاتا ہے لیکن جو منعم علیہ لوگوں نے بھی دنیا پرستی کے رجحانات کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے حقیقی کام کو چھوڑ دیا وہ ہمیشہ ناکامی کے اندھیروں میں بھٹکتے چلے گئے اور انکو کوئی سلامتی کی راہ نصیب نہ ہو سکی۔

یہودیوں کی یہ مثال تو نہایت ہی واضح ہے تاہم یہی حال دوسری اقوام کا بھی ہوا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ پارسیوں کو بھی۔ بودھوں کو بھی اور ہندوؤں کو بھی اور خود مسلمانوں کو بھی ایک آنے والے کا انتظار ہے اور یہ تمام اقوام بھی تقریباً اسی قسم کا لیڈر چاہتی ہیں جس قسم کا بنی اسرائیل چاہتے تھے بلکہ آج تک خواہشمند ہیں۔ لیکن نہ تو آج تک بنی اسرائیل کی پسند کا مسیحا آیا اور نہ قیامت تک آئے گا آنے والا آیا اور اپنا کام کر کے چلا گیا۔ اور وہ اسی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اس سے یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ دوسری اقوام بھی جو کسی فوجوں والے مرد کامل کا انتظار کر رہی ہیں ان کا حشر بھی بنی اسرائیل کے ساتھ ہے۔

مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنے والے کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ غلط ہیں۔ وہ تو بالکل صحیح ہیں لیکن ان اقوام کو یہ غلطی لگ جاتی ہے کہ آنے والا کوئی بڑا سیاسی لیڈر ہوگا جو ان کو آتے ہی تمام دنیا کی حکومت دلا دے گا اور وہ اپنے موجودہ اعمال کے ساتھ دنیا کی تمام نعمتوں کے مالک بن جائیں گے۔ اور ہر طرف وہی برسر اقتدار آجائیں گے آنے والا ساری دنیا کو ان کے لئے فتح کر دے گا۔

ذیل میں ہم ایک لاہوری معاصر کے ایک اداراتی نوٹ کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جس میں سیاست اور حکومت کو تبلیغ و اشاعت کا بہترین ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ معاصر لکھتا ہے

"اسٹار نیوز ایجنسی اس اطلاع کی ذمہ دار ہے کہ سر ایک کرک برانڈ جو گذشتہ دنوں لیبیا میں برطانیہ کی طرف سے سفیر تھے۔ انہوں نے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ:-

افریقی حالات کا انتہائی دلچسپ پہلو وہ مہم ہے جو افریقیوں اور افریقی عیسائیوں میں اسلام پھیلانے کے لئے قاہرہ سے شروع کی گئی تھی۔ اس کوشش سے گذشتہ چار سال کے اندر ڈیڑھ کروڑ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔

اگر یہ بیان صحیح ہے اور اس کے صحیح نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں تو یہ ایک نہایت مسرت بخش خبر ہے۔ اس سے جہاں اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ افریقہ کی سرزمین کس طرح اسلام کے لئے پیاسی اور اس کو قبول کرنے کے لئے کتنی تیار ہے۔ وہاں اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اگر آزاد مسلمان ممالک کی طرف سے کوئی تبلیغی مہم چلائی جائے تو وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ ظاہر ہے جس وقت ایک آزاد مسلمان ملک کی طرف افریقہ کے پسماندہ باشندوں کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو اسلام کی صداقت کے اپیل کرنے کے علاوہ یہ احساس بھی قبولیت کے دروازے کھولتا ہے کہ مسلمان ہو کر وہ اس آزاد مسلمان قوم کی برادری میں شامل ہو جائیں گے۔ ہم اپنے ملک میں دیکھ چکے ہیں کہ برطانیہ کے دور حکومت میں وہ پسماندہ اچھوت قبائل بڑی تیزی سے مسیحیت کی آغوش میں چلے گئے جن کو برطانوی مشنریوں نے عیسائیت کی دعوت دی۔ اس طرح وہ لوگ یہ محسوس کرتے تھے کہ ہم ملکہ وکٹوریہ کی قوم میں شامل ہوئے ہیں۔ حالانکہ مسیحیت اپنے عقائد کے اعتبار سے اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتی اور ایک عام آدمی بھی انیت کفارے کا اور تثلیث کے گورکھ دھندے کا تار و پود بکھیر کر رکھ دے سکتا ہے۔

اصل میں اسلام کی تبلیغ اور دعوت مسلمان حکومتوں کا ایک بنیادی فریضہ ہے اور جب مسلمان حکومتیں یہ کام اپنے ہاتھ میں لیتی ہیں تو نتائج حیرت انگیز نکلتے ہیں چار سال میں ڈیڑھ کروڑ افراد کا اسلام قبول کرنا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔" (روزنامہ تسنیم لاہور ۱۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

ابھی چند روز ہوئے اسی معاصر کے ایڈیٹر نے اپنے ہفت روزہ ایشیا میں فرمایا تھا کہ "مرد کامل" کے انتظار نے مسلمانوں کو سست بنا دیا ہے حالانکہ آنحضرت صلعم کی ختم نبوت نے اس خیال کی جڑ ہی اکھیڑ دی ہے اور اب فریضہ تبلیغ ناقصوں کے سپرد کر دیا گیا ہے لیکن جب ہم نے ان کے پیر و مرشد کا حوالہ پیش کیا جہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ خواہ ہزار گردشوں کے بعد آئے ایک مرد کامل ضرور آئے گا تو آپ نے کھسیانے ہو کر اپنی رائے بدل لی مگر نہایت تکلف کے ساتھ۔ خیر۔

ہم نے اس ضمن میں لکھا تھا کہ جو لوگ کسی سیاسی مرد کامل کی انتظار کرتے ہیں وہی فریضہ تبلیغ سے گریز کرتے ہیں۔ اسی غلط تصور نے ان کو بے کار کر رکھا ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا اقتباس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ معاصر بھی انہی لوگوں کے زمرہ میں ہے جن کو سیاسی مرد کامل کا انتظار ہے۔ معاصر اشاعت و تبلیغ کے کام کا تصور بغیر حکومت کے کر ہی نہیں سکتا حقیقت یہ ہے کہ معاصر قسم کے لوگ نہ تو کسی مرد کامل سے مل کر تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کرنا چاہتے ہیں اور نہ انفرادی طور پر۔ بلکہ ان کی اصل خواہش یہ ہے کہ بیٹھے بٹھائے حکومت کی باگ ڈور ان کے ہاتھ آجائے تو بس ساری دنیا حکومت کے رعب اور لالچ سے حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ جب مودودی صاحب سے کہا گیا کہ مارشل لاء کی وجہ سے آپ پارٹی بازی سے اب فارغ ہیں۔ یورپ وغیرہ ممالک میں تبلیغ اسلام کیجئے تو آپ نے جواب فرمایا کہ ہمارے پاس اس کا ساز و سامان یعنی روپیہ موجود نہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اب ذرا معاصر کے احساس کمتری کا ملاحظہ بھی فرمائیے۔ اس اداراتی نوٹ کے آخر میں فرماتے ہیں۔

"ان لوگوں کے لئے موجب عبرت ہونا چاہیئے جو تبلیغ اسلام کے مدعی ہیں۔ مگر ابتداءً ان مسلمانوں کی تکفیر اور تفسیق سے کرتے ہیں جو پہلے سے مسلمان ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر ایمان لا چکے ہیں اور پھر چند ہزار آدمیوں کو اپنی دانست میں مسلمان کر کے ساری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ اگر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں تو بس ہم کر رہے ہیں حالانکہ اس تبلیغ اسلام کی وقعت خدا و رسول کے نزدیک دو کوڑی کی نہیں جو مسلمانوں کو کافر و فاسق قرار دے کر کی جائے"۔

ان الفاظ سے ہر کوئی جان لے گا کہ یہ طنز جماعت احمدیہ پر کسا گیا ہے۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے اسی کو کہتے ہیں۔ ذرا ایک پراگندہ دست سے سن لیا ہے کہ قاہرہ سے کوئی تبلیغی مہم شروع ہوئی تھی جیسا کہ کہتے ہیں بلی کو خواب میں بھی چھیچھڑے نظر آتے ہیں۔ آپ نے جھٹ سمجھ لیا کہ یہ مہم ضرور مصر کی حکومت نے شروع کی ہے۔ اسی لئے تو آپ فرماتے ہیں کہ حکومتیں ہی تبلیغ و اشاعت کر سکتی ہیں۔ اگر قاہرہ سے کوئی ایسی مہم چلی ہے۔ اور اس نے ایسا کام کیا ہے۔ ہمیں اسکی نہایت خوشی ہے تاہم معاصر کی عبارت سے ٹپکتا ہے کہ معاصر کو خود اس کا یقین نہیں آیا۔ اور اسکو بھی یہ بیان مشکوک نظر آتا ہے۔ لیکن معاصر کے لئے مقام مسرت صرف اس لئے ہے کہ اس نے سمجھا ہے کہ یہ مہم حکومت نے چلائی ہے۔ حالانکہ بیان میں اس طرف کوئی اشارہ تک نہیں ہے

(باقی صفحہ ...)

یحیی الدین ویقیم الشریعۃ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ احیاء اسلام

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

"بانیٔ احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت، ان کی تعلیمات، ان کی دعوت اصلاح، ان کے تفہیمات قرآنیہ، ان کے عقائدی نظریے اور ان کے تمام علمی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہوگا۔ کیونکہ ان کی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ "قلزم آشامی" چاہتا ہے۔ اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں۔ تاہم اگر اس وقت تک کے تمام تاثرات کو اختصار سے بیان کرنے پر مجبور کیا جائے۔ تو میں بلا تکلف کہہ دوں گا۔ کہ وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست و بصیرت انسان تھا۔ جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا۔ اور اس کا دعوے تجدید و مہدویت کوئی پادر ہوا بات نہ تھی۔" (نیاز فتحپوری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی جبکہ کوئی مذہب نہیں تھا جس کے پیرؤں نے اسلام کے خلاف محاذ قائم نہ کیا ہو۔ مختلف مذاہب کے زعماء اور سرکردہ اشخاص نے اسلام کے خلاف فضاء مکدر کر رکھی۔ اس زمانہ میں یورپ میں اسلام کا کیا موقف تھا اس کے متعلق مشہور ڈچ مستشرق C. S. Hurgronje یوں رقمطراز ہیں:۔

"ہر وہ بات جو اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اختیار کی جاتی یا گھڑی جاتی تھی۔ یورپ ایک لالچی اور حریص آدمی کی طرح اسے اچک لیتا تھا۔ حتیٰ کہ ازمنہ وسطیٰ میں ہمارے آباؤ اجداد کے ذہنوں میں محمدؐ کا جو تصور قائم تھا وہ آج بھی ایک انتہائی طور پر مکروہ اور گھناؤنی شکل کے مترادف نظر آتا ہے۔ محمڈنازم"

یورپ میں اس قسم کی مخالفانہ اور مسموم فضا کا یہ اثر ہوا کہ اٹھارویں صدی کے اختتام اور انیسویں صدی کے آغاز میں دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام کے خلاف ادارے قائم ہو گئے۔ ہندوستان میں بھی اس حالت کے پیش نظر آریہ سماج نے سرکردہ زعماء اور مشاہیر نے بھی اسلام۔ قرآن کریم اور بانی اسلام کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔

(۲)

اس مذہبی جنگ میں صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ہی تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے باقاعدہ علمی رنگ میں اسلام کی تائید میں عظیم الشان لٹریچر بہم پہنچایا۔

۱۸۷۹ء میں بانی احمدیت نے اپنی مشہور و معروف کتاب براہین احمدیہ کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ کتاب کے شائع ہونے پر مسلمانوں کی طرف سے اس وقت کے مسلمہ مذہبی لیڈر اور شیخ الاسلام محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶)

اس کتاب کی اشاعت سے آپ کی شخصیت کا حقیقی تعارف ہر طبقہ میں ہوا۔

(۳)

بعض غلط عقائد کی وجہ سے مسلمانوں میں تمام مذہبی انتشار پیدا ہو گیا تھا ان مسائل میں سے ایک مسئلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق ہے۔

. . . .

. . . . مسلمانوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ غلط عقیدہ رواج پا گیا کہ آپ ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں آپ دوبارہ نازل ہو کر امت مسلمہ کی اصلاح و تطہیر فرمائیں گے۔ اس عقیدہ نے عیسائیوں کے حوصلہ کو بڑھایا۔ دوسری طرف خود مسلمانوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی انتظار میں آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر رکھا تھا۔

۱۸۸۹ء میں بانی احمدیت نے الہامات ربانی کے ماتحت بیعت لی آپ کے عظیم الشان اسلامی کارناموں۔ اسلام کی تائید میں مضامین اور لیکچرز اور غیرت اسلامی کی رو سے مسلمانوں کی مذہبی فضا کافی حد تک آپ کی تائید میں تھی مسلمانوں کے اکابرین اور مشاہیر بالعموم آپ کو اسلام کے لئے ابر رحمت سمجھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ الہام یہ انکشاف ہوا کہ

"مسیح ابن مریم فوت ہو گئے ہیں"

. . . .

اس انکشاف نے ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر حصہ میں اضطرابی کیفیت پیدا کر دی اس خطرناک طوفان مخالفت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انعامی چیلنج دیئے اور آپ نے اپنی تصنیفات میں مسئلہ وفات مسیح کو تحدی کے ساتھ پیش فرمایا۔ تاریخی و علمی تحقیق کے ذریعہ آپ نے ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور کی عظیم الشان تالیف "مسیح ہندوستان میں" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ نے قرآن کریم۔ حدیث، عقل، نقل اور تاریخ سے نہ صرف وفات مسیح کو ثابت فرمایا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مدفن کو کشمیر میں ثابت فرما کر مسلمانوں اور عیسائیوں پر اتمام حجت کی۔ اس تحقیق میں حضور کو عظیم الشان کامیابی ہوئی۔ مشہور علماء عرب جس میں جامعۃ ازہر یونیورسٹی کے ذمہ وار عہدوں پر متمکن ہیں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو بالآخر تسلیم کیا استاذ مرحوم محمد عبدہ رشید رضا مصطفیٰ مراغی اور سب سے بڑھ کر الاستاذ محمود شلتوت جو اس وقت ازہر یونیورسٹی کے Rector یعنی شیخ الازہر ہیں۔ انہوں نے وفات مسیح کا فتویٰ دے کر نہ صرف مصر کا پریس بلکہ تمام بلاد عربیہ کے اخبارات اور مجلات میں شور و غوغا پیدا کر دیا (مفصل دیکھیں خاکسار کا رسالہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں؟ شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ) اس تحقیقی اور علمی کارنامہ کی کامیابی کا غیر مسلم دنیا میں سب سے پہلا ردّ عمل ۱۸۹۴ء کی ایک عالمی مذہبی کانفرنس منعقدہ لنڈن زیر صدارت لارڈ بشپ آف گلوسسٹر میں یوں ہوا کہ ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے بانیٔ احمدیت کی اس تحقیق کے پیش نظر کہا:۔

"اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔"

(۴)

مذاہب مختلفہ سے مقابلہ

(۱) ہندوستان میں آریہ سماج نے اسلام کی جو شدید مخالفت کی وہ سب پہ عیاں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فتنہ کا اپنی مختلف تصنیفات میں علمی رنگ میں رد کرتے ہوئے آریہ سماج کے مختلف سرکردہ اشخاص کو چیلنج دے کر نہ صرف ان کو ساکت کر دیا بلکہ مختلف نشانوں سے ان پر اتمام حجت کی۔ چنانچہ لیکھرام پشاوری مشہور آریہ لیڈر مقررہ میعاد کے اندر اور الہامی خبر کے مطابق فوت ہوا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر

کھینچا جائے

مندرجہ بالا عظیم الشان پیشگوئی کا ہر شہر ہر قریہ اور ہر سوسائٹی میں چرچا تھا۔ ہر لوک زبان پر اس پیشگوئی کا ذکر تھا۔ چونکہ لیکھرام سرکردہ لیڈر تھا اس لئے اس پیشگوئی کو خاص اہمیت حاصل تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کے متعلق کئی دوسری خبریں اور کشوف بھی شائع کر دئے تا انہوں کے ایمان تازہ ہوں۔ اور دوسروں کے لئے باعث عبرت و حجت ہوں۔

مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھے اپنی قلم کو اسلام کے خلاف حرکت میں لا رہے تھے کہ تھکان کی وجہ انگڑائی لی ایک شخص جو آپ کے پاس کئی روز سے شدھی ہونے کے لئے آیا ہوا تھا اس نے ایک تیز خنجر لیکھرام کے پیٹ میں دے مارا جس کے نتیجہ میں اس کی وفات ہو گئی۔

آریہ سماج پر یہ نشان ایسا کاری ضرب ثابت ہوا کہ خود بعض آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے تسلیم کیا کہ واقعی مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

(ب) بانی احمدیت کا دعوےٰ کوئی معمولی اہمیت کا دعوےٰ نہیں تھا تمام مذاہب کے ساتھ آپ کا مقابلہ تھا اور آپ کا ایک ہی مشن تھا کہ "یحیي الدین" یعنی احیاءِ اسلام۔ چنانچہ اس مقصد عظیم کے پیش نظر آپ نے یہ تحقیقی انکشاف فرمایا کہ حضرت باوا نانک در اصل ایک مسلمان بزرگ اور اولیاء میں سے تھے اس انکشاف کی بنیاد حضور کے ایک کشف پر تھی اس کشف کے بعد بعض ایسے حقائق سامنے آئے جن کی بناء پر یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ واقعی سکھوں کے بزرگ مسلمان تھے حضور علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جو بنفس نفیس ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور باوا صاحب کے چولہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کی صحیح تصویر شائع کر کے دنیا کے سامنے اس تحقیق کو پیش فرمایا کہ باوا نانک مسلمان تھے۔ اس چولہ کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"اور ثابت ہو گیا کہ تمام جگہ قرآن ہی لکھا ہوا ہے اور کچھ نہیں۔ کسی جگہ سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے اور کسی جگہ سورۃ اخلاص اور کسی جگہ قرآن شریف کی یہ تعریف تھی کہ قرآن خدا کا پاک کلام ہے۔ اسے ناپاک لوگ ہاتھ نہ لگائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسلام کے لئے باوا صاحب کا ایسا سینہ کھول دیا تھا کہ وہ اللہ اور رسول کے عاشق زار ہو گئے تھے۔"

(ست بچن)

آپ نے اپنی کتاب "ست بچن" میں نہ صرف اس تاریخی چولہ سے آپ کا مسلمان ہونا ثابت کیا بلکہ دوسرے دلائل سے بھی آپ کا مسلمان ہونا ثابت فرمایا۔

درست ہے کہ حضرت باوا نانک کی وفات پر تنازعہ ہوا تھا۔ مسلمانوں نے کہا کہ وہ مسلمان تھے اور دوسرے فریق نے کہا کہ نہیں وہ مسلمان نہیں تھے۔ لیکن باقاعدہ ریسرچ جس میں تاریخی۔ عقلی اور نقلی دلائل شامل ہوں وہ صرف اور صرف بانی احمدیت نے ہی پیش فرمائی ہے۔ حضور کی اس تحقیق کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکھوں نے اپنی مشہور مذہبی کتاب جنم ساکھی کے نئے ایڈیشن میں شائع کر دیا۔

"وہ چولہ آسمان پر اڑ گیا پھر کبھی نہ آیا"

یہ تھی وہ عظیم الشان کامیابی جو بانیٔ احمدیت کو ہوئی۔ اور آپ نے نورِ اسلام کو دنیا کے سامنے اس ذریعہ سے پیش فرمایا کہ سکھ مذہب پر اتمام حجت فرمائی

(باقی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی کو مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۰ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام بچہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمادیں۔

محمد عثمان ایم اے لیکچرار اسلامیات
جامعہ نصرت ربوہ

رسالہ "سیرۃ طیبہ" اور احباب جماعت کا فرض

از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ صدر انجمن احمدیہ

یہ امر بہت خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے امسال "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر جلسہ سالانہ میں جو معرکۃ الآراء مضمون پڑھا تھا مکرمی ملک فضل حسین صاحب مینجر احمدیہ کتابستان ربوہ نے اسے "سیرتِ طیبہ" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کر کے سب کے لئے عام کر دیا ہے

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنے اس بلند پایہ مضمون میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ پر دلچسپ اور مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی ہے اور حضور کے منتخب اقوال اور حضور کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کو اس قدر خوبی اور جامعیت کے ساتھ رقم فرمایا ہے کہ اس کے مطالعہ سے ایمان کو ایک نئی تازگی اور روح کو ایک نئی بالیدگی میسر آتی ہے اور قاری یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ کسی اور ہی عالم میں ہے اور روحانیت کے ایک خوانِ یغما سے متمتع ہو رہا ہے

بلاشبہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے قلم سے سیرۃ طیبہ کا یہ بیان جذب و تاثیر اور جامعیت کا ایک شاہکار ہے اور بلاشبہ اسے تزکیۂ نفوس اور تطہیرِ قلوب کے ایک انمول ذریعہ کی حیثیت حاصل ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضور علیہ السلام کی سیرت کے تین نمایاں پہلوؤں کو خاص طور پر اُجاگر کیا ہے یہ تین پہلو محبتِ الٰہی، عشقِ رسولؐ اور شفقت علی خلق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان ہی دینِ اسلام کا پورا خلاصہ آجاتا ہے اور یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو جاتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے اس زمانے میں ان تین بنیادی پہلوؤں کے لحاظ سے کیا محیر العقول اور بلند پایہ عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور اس طرح واضح کر دکھایا کہ اسلام ہم سے اپنی زندگیوں کو کس نہج پر استوار کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

الغرض یہ رسالہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے جس کا مطالعہ نہ صرف جماعتِ احمدیہ کے ایک ایک فرد مرد عورت بچے بوڑھے اور نوجوان کے لئے انتہائی لازمی اور ضروری ہے بلکہ جملہ افراد جماعت پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ اس رسالے کی غیر از جماعت دوستوں میں بکثرت اشاعت کریں تا انہیں بھی معلوم ہو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اخلاقِ فاضلہ کے لحاظ سے کس بلند مقام پر فائز تھے اور آپ کی زندگی اپنے آقا و مطاع رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اسلام کے کیسے اعلیٰ اور کامل نمونے کی آئینہ دار تھی پھر اس رسالہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی سیرت پر بھی ایک مختصر لیکن جامع نوٹ کا اضافہ کر کے اس کی افادیت اور زیادہ بڑھادی ہے۔

میں جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ بیش قیمت رسالہ بکثرت خریدیں اور وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت کریں تا جس تربیتی اور تبلیغی غرض کے تحت حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے یہ رسالہ رقم فرمایا ہے وہ پوری ہو۔ اور ہم اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے عین مطابق بنا سکیں۔ آمین اللھم آمین

خاکسار زین العابدین ولی اللہ ۲۰/۳/۶۰

حجم ۱۱۲ صفحے قیمت قسم اول ۱۲؍ سو سے زائد کے خریدار سے -/-/۶۰ روپے سینکڑہ
قیمت قسم دوم فی جلد ۸؍ سو کے خریدار سے -/-/۵۰ روپے۔
ملنے کا پتہ: احمدیہ کتابستان ربوہ

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور اسی طرح خاکسار کا ایک بچہ عرصہ دو سال سے بیمار ہے جسے باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا ہے اور آجکل سخت تکلیف میں ہے۔ بچے کو تپ دق کی بیماری ہے جس سے انتڑیوں میں خرابی پیدا ہو گئی ہے اسلئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبد العزیز راجوری کارکن جامعہ احمدیہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز میں خود بھی عرصہ سے اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

محمد اسمٰعیل خوشنویس
فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

(قسط ۲)

نوٹ:- اس مضمون کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۱۹ر مارچ میں اور دوسری قسط الفضل ۲۰ر مارچ میں شائع ہوئی تھی۔ لیکن دوسری قسط میں کاتب اور پروف ریڈر کی غفلت کی وجہ سے مضمون کا عنوان اور صاحبِ مضمون کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس لئے یہ قسط دوبارہ شائع کی جاتی ہے۔ اس غلطی کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے

(ادارہ)

مکرم چودھری صاحب رضؓ اور مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب اغلباً ۱۲/۱۳ ستمبر ۴۷ء کو (بارہ ستمبر کو جناب چودھری صاحب اور تیرہ ستمبر کو مکرم شاہ صاحب محترم کو) گرفتار ہوئے۔ اور آپ کے بعد ۲۹ر ستمبر کو میں اور مولوی عبدالعزیز صاحب آف بھامبڑی گرفتار ہوئے تھے ہمیں پندرہ دن تک پولیس نے دھاریوال کی حوالات میں رکھا تھا۔

جب ہمیں پولیس گورداسپور جیل میں لے گئی تو دوسرے دن چودھری صاحب مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کہ چند دن ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا ہے کہ ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلہ فرمانے لگے یہ الہام مبشر ہے۔ مَیں قادیان کی حفاظت کیلئے دعا کر رہا تھا۔ بعد میں جب ہمیں علم ہوا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادن میں درویشان کی تعداد ۳۱۳ مقرر فرمائی ہے تو بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ حضور کو میرے الہام کا تو علم نہیں تھا۔ آپ نے جو ۳۱۳ آدمی قادیان میں رہائش کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ اس میں کوئی الٰہی منشاء ہے۔

ایک دفعہ جیل میں محکمہ جیل کا سب سے بڑا افسر آیا وہ ہمارے پاس بھی آیا۔ اس نے باتوں ہی باتوں میں چوہدری صاحب سے کہا کہ اگر آپ مجھے ایک درخواست لکھ دیں تو میں آپ کے لئے اے کلاس کی سفارش کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس حکومت کے سامنے کوئی درخواست کرنے کو تیار نہیں۔ کیا میں اپنی تاریخ خراب کر لوں۔ ہمارے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ کیا حرج تھا۔ اگر درخواست دے دی جاتی۔ مگر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ جس حکومت کو خود خیال نہیں اس کے آگے درخواست کرنا میں تو اپنی غیرت کے خلاف سمجھتا ہوں۔

جیل میں بھی آپ کو ہر آن یہ خیال رہتا تھا کہ ہم فارغ نہ بیٹھیں۔ بلکہ تبلیغ کا کوئی راستہ نکالنا چاہیئے۔ چنانچہ انفرادی طور پر تبلیغ شروع کر دی گئی۔

تبلیغ کے متعلق جیل کے دو واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک آدمی کے متعلق ہم سب نے مل کر فیصلہ کیا کہ وہ چونکہ ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی شرارت ہمارے خلاف کھڑی کرتا رہتا ہے اس کو چھوڑ دو اس کو کوئی بھی منہ نہ لگائے۔

مکرم چوہدری صاحب نے ہم سب کو فرمایا کہ ایک کام تم سب اپنے ذمہ لے لو یا تم دعا کرو۔ اور میں اس کو تبلیغ کرتا ہوں یا تم اس کو تبلیغ کرو۔ میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس طرح اس کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں اس پر اتمام حجت کر کے اس کو چھوڑ دو۔

عصر کی نماز کے بعد جیل میں کچھ وقت ٹہلنے کے لئے مل جاتا تھا۔ میں اور برادرم مکرم میجر شریف احمد صاحب باجوہ دونوں مل کر ٹہل رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چودھری صاحب محترم چند قیدیوں کے ایک ٹولہ کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں جیل کے اندر تیس چالیس افراد خارش کی وجہ سے بیمار تھے۔ ان کو ایک علیحدہ بیرک میں رکھا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ کسی کو ملنے کی اجازت نہ تھی۔ تا یہ متعدی بیماری اور قیدیوں میں نہ پھیل جائے۔

باجوہ صاحب نے جب چودھری صاحب کو ان میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمانے لگے چودھری صاحب کیا غضب کر رہے ہیں کہ ان متعدی بیماری والوں کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو روکنا چاہیئے۔

جب چودھری صاحب وہاں سے اُٹھ کر واپس تشریف لائے۔ تو ہم نے چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ یہ لوگ خارش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آپ وہاں نہ جایا کریں۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ یہ لوگ بہت تکلیف میں ہیں۔ ان بیچاروں کو کوئی بھی اپنے پاس نہیں آنے دیتا۔ ایسے وقت میں آدمی کا دل نرم ہوتا ہے۔ میں ان کے پاس گیا تھا تا میں اس سے فائدہ اٹھا کر ان کو تبلیغ کروں ممکن ہے کہ کسی کا دل احمدیت کی طرف مائل ہو جائے۔

اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس صحابی کو کس قدر تبلیغ کی اپنے دل میں لگن تھی۔ اور کوئی موقع بھی تبلیغ کا ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ہمیں مسکرا کر فرمانے لگے کہ مَیں تو اس نیت سے ان کے اندر جا کر بیٹھا تھا کہ ممکن ہے۔ کوئی مسیح پاک پر ایمان لے آئے۔ تو کیا اللہ تعالےٰ مجھے اس بیماری میں مبتلا کر دے گا۔ یہ ناممکن ہے۔ آپ لوگ بے فکر رہیں۔

جیل میں قیام کے دوران میں تقریباً پچاس اور ساٹھ کے درمیان دوست جماعت میں شامل ہوئے۔ اور اس کام کے مکرم چودھری صاحب موصوف رضؓ روح رواں تھے جب کسی کو تبلیغ شروع فرماتے تو ہم سب کو اکٹھا کر کے فرماتے کہ مَیں فلاں آدمی کو تبلیغ کرنے لگا ہوں۔ تم سب مل کر اس کے لئے دعا کرو۔ میں بھی دعا کر رہا ہوں۔

بٹالے کے ایک دوست جیل میں تھے انہوں نے چودھری صاحب سے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ اس قدر مطمئن کس طرح ہیں۔ آپ پر اس قید اور مصیبت کا ذرا بھی اثر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالےٰ نے اتنی دفعہ بشارت دی ہے۔ کہ تم بخیر و عافیت جیل سے رہا ہو کر چلے جاؤ گے۔ کہ اب مجھے یہ دعا کرتے ہوئے بھی اللہ تعالےٰ سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں اب مزید اپنی رہائی کی دعا کروں۔

اس نے کہا کہ آپ میری رہائی کے لئے بھی دعا فرماویں آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔ اگر آپ احمدی ہو جائیں تو آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اس دوست نے فرمایا کہ جس طرح آپ کو خدا تعالےٰ نے بتایا ہے کہ آپ رہا ہو جائیں گے آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی کوئی ایسا اطمینان بخش نظارہ دکھا دے تا میں بھی مطمئن ہو جاؤں۔ آپ نے یہ وعدہ فرما لیا۔ کہ میں یہ دعا کروں گا۔ چنانچہ چند دن کے بعد ہی اس دوست نے بھی ایک واضح رویاء دیکھی۔ جس میں اس نے دیکھا کہ ہم پاکستان چلے گئے ہیں اور جیل کے دروازے کھل گئے ہیں۔ اور ہم سب کو اپنے اپنے رشتہ دار لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہیں وغیرہ اس کے بعد وہ دوست بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ یہ دوست غلام محمد صاحب عرف (لگاماں پہلوان) صاحب ابھی زندہ ہیں اور ضلع شیخو پورہ میں موجود ہیں۔

مکرم چودھری صاحب عام طور پر باوضو رہتے تھے۔ جب قضائے حاجت وغیرہ کے لئے جاتے تو اس کے بعد وضو فرما لیتے۔ چاہے نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

ایک دفعہ جیل کے زمانے میں کسی نے ریٹھے کی بنی ہوئی تسبیح آپ کو دی تو آپ نے اس کو لے لیا اور فرمایا میں اس پر درود شریف پڑھا کروں گا اس طریق سے میں زیادہ دفعہ درود شریف پڑھ لیتا ہوں۔ میری غرض تسبیح لینے سے یہ ہے کہ میں کثرت سے درود پڑھ سکوں ورنہ میں تسبیح کو ایسا پسند نہیں کرتا۔

اگر کوئی قیدی بیمار ہو جاتا تو ہمیشہ ہمیں فرماتے کہ اس کو چائے وغیرہ بنا کر دو۔ ڈاکٹر سے خود ملتے یا ہمیں فرماتے کہ جا کر ڈاکٹر کو ملو اس کو دوائی لے دو اس کے لئے دودھ وغیرہ کا بندوبست کرا دو۔ چودھری صاحب موصوف غذا زبان کے چسکے کے طور پر نہ کھاتے تھے اور نہ اچھی اچھی غذائیں کھانے کا شوق تھا۔ میں نے جیل کے زمانے میں ایک دفعہ دیکھا کہ روٹی پر سرسوں کا کڑوا تیل لگا کر کھا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کڑوا نہیں لگتا فرمانے لگے کہ میں ذیابیطس کی وجہ سے بیمار ہوں اگر میں دہنیت والی کوئی شئی بھی استعمال نہ کروں تو میں بہت جلد کمزور ہو جاؤں گا۔ یہ بدمزا تو ہے۔ مگر میں تو اس کو بیماری کے لئے ضروری سمجھتا ہوں۔ غذا تو پیٹ بھرنے اور زندگی کے دن گذارنے کے لئے کھائی جاتی ہے۔ زبان کے چسکے کے لئے نہیں۔ اور جب تک جیل میں گھی اور دودھ وغیرہ کا انتظام نہ ہوا ہمیشہ ڈاکٹر سے مل کر سرسوں کا تیل لیتے اور روٹی پر مل کر استعمال فرماتے۔

باقی حالات کسی وقت پھر عرض خدمت کروں گا۔ انشاء اللہ

خدام الاحمدیہ کے جملہ ارکان کی توجہ کے لئے

جیسا کہ بذریعہ اعلان اور خطوط اطلاع دی جا چکی ہے چندہ مجلس کی خصوصاً اور دوسرے چندہ جات کی آمد کی رفتار عموماً تسلی بخش نہیں ہے اور پھر تعمیر دفتر مرکزیہ اور ہال کا معاملہ بھی تشنۂ تکمیل ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں عملی جدوجہد کی درخواست کرتا ہوں۔ وہاں خصوصیت سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو مالی قربانی میں غیر معمولی بشاشت قلبی عطا فرمائے اور خدام الاحمدیہ کی مالی حالت کو مضبوط فرمائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم عمر دین صاحب ہدایت علی صاحب بدرالدین صاحب۔ نذیر احمد صاحب اور مسماۃ رشیم بی بی صاحبہ کی طرف سے ایک درخواست آئی ہے کہ ہمارے والد چوہدری مولا بخش صاحب ولد ہیرا قوم ارائیں سابق سکونت بھارت والی ضلع گورداسپور حال چک ۴۸ ر ۱۴ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم نے اراضی اسلام پور اسٹیٹ واقع سندھ خریدنے کے لئے جو رقم دی ہوئی تھی اور جواب واپس مل رہا ہے وہ ہم کو ادا کی جائے۔ نیز لکھا ہے کہ مرحوم کے بڑے بیٹے چوہدری عمر دین صاحب کو یہ رقم دے دی جائے۔ اس درخواست پر مکرم نیک محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت چک مذکور اور مکرم فتح محمد صاحب ولد مہر دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۸ ر ۱۴ گ ب مذکور کی تصدیق درج ہے۔ بورڈ قضاء نے چوہدری مولا بخش صاحب مذکور کے نام پر مبلغ ۵۰۰ روپے بطور قسط اول دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو ان کی درخواست پر کوئی اعتراض ہو تو بیس ۲۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم چوہدری محمد رفیع صاحب و چوہدری عبدالغفور صاحب ساکنان گوٹھ حاجی عبدالرحمٰن ضلع نواب شاہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد چوہدری رحمت علی صاحب ساکن چک ۱۹۵ ر ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے بشراکت چوہدری مشتاق احمد صاحب۔ چوہدری محمد صدیق صاحب۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب اور . . . . چوہدری محمد اشرف صاحب عرف محمد شفیع ربوہ میں اراضی برائے مکان حاصل کرنے کے لئے مبلغ ۳۷۵ روپے ادا کئے تھے۔ اس لئے والد صاحب مرحوم کا یہ ترکہ ہم دونوں وارثوں کو دیا جائے۔ اس درخواست پر مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے مرحوم کی ایک لڑکی مسماۃ عزیزہ بیگم صاحبہ کا نام بھی وارثوں میں تحریر کیا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

انڈسٹریل سکول کے لئے ٹرینڈ استانی کی ضرورت

نصرت انڈسٹریل گرلز سکول کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے جس نے سلائی کا ڈپلومہ ۱۹۵۸ء یا ۱۹۵۹ء میں کیا ہو اور ٹریننگ لے چکی ہو۔ خواہشمند احمدی بہنیں میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ انٹرویو پر آتے ہوئے سکیم اور ڈپلومہ اور ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ چوہدری عبدالقدیر صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کا خورد سال لڑکا عزیز ۲۰ ؍ ۳ کو وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچہ پیدائشی طور پر کمزور تھا۔ قریباً ڈیڑھ سال عمر پائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور نعم البدل دے۔

(انچارج دفتر حفاظت مرکز۔ ربوہ)

---

(۵) خاکسار کی چھوٹی خالہ اقبال خاتون راولپنڈی میں سخت بیمار ہیں۔ احباب رمضان المبارک کے دنوں میں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نسیم احمد ولد عبدالرحمٰن صاحب دہلوی)

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بیرونی ممالک میں ملازمت اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہوگی۔

(۱) بی۔ اے فرسٹ ڈویژن یا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں ایم۔ اے سیکنڈ ڈویژن پاس ہو۔ انگلش۔ فرنچ۔ لاطینی فزکس۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ کیمسٹری بیالوجی اور ہسٹری

(۲) ایم۔ اے ریاضی اور ایم۔ اے فزکس کو ترجیح دی جائے گی

(۳) امیدوار کی عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہ ہو اور نہ ہی پنشن یافتہ ہو۔

(۴) آمد و رفت کا کرایہ بذمہ محکمہ تعلیم ہوگا۔ جس میں امیدوار کے بیوی بچے شامل ہیں اور ٹورسٹ کا کرایہ ملے گا۔

(۵) ملازمت Contract پر ہوگی۔

(۶) تنخواہ کے علاوہ -/۱۰۰ روپے Resettlement Grant سالانہ ملے گی

(۷) رہائش مکان سکول کی طرف سے ملے گا۔ لیکن فی الحال کوارٹر نہ ہونے کی وجہ سے ½۱۲ پاؤنڈ ماہوار مکان کے لئے ملتے ہیں۔ اگر مکان کا کرایہ ۲۰ یا ۲۵ پاؤنڈ تک ہو تو سکول مدد کرے گا۔ لیکن اگر اس سے زائد ہو تو وہ خود ادا کرے گا۔

Salary Scale

1- Graduate without post Graduate Diploma or certificate in Education
£1040 × 50 — 1540

2. Graduate with post Graduate Diploma or certificate in Education
£1140 × 50 — 1540

(۸) Teaching Experience جو کہ گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے کسی Recognized سیکنڈری سکول۔ ہائی سکول یا کالج کا ہو تو اس کے مطابق Increament لی جاتی ہیں۔ یعنی مثلاً اگر چار سال کا تجربہ ہو تو تنخواہ ۱۰۴۰ کی بجائے ۱۲۴۰ سے شروع ہوگی۔ تجربہ لازمی طور پر ڈگری حاصل کرنے کے بعد کا ہونا چاہیئے۔ گریجویٹ پاکستان کا فرسٹ کلاس (Hons) یا ایم۔ اے سیکنڈ کلاس تسلیم ہوتا ہے۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) حیدرآباد ڈویژن میں احمدیہ فارمز تحریک جدید سے اطلاع ملی ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کی اراضیات کو آفات سے محفوظ رکھے اور اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ آمد کے ذرائع مہیا فرمائے۔ آمین

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

(۲) عزیز نثار احمد کی لڑکی عزیزہ جمیلہ کوثر بیمار ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(۳) خاکسار کی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک اولاد نرینہ عطا کرے۔ (چوہدری این۔ اے محمد شکاری احمدپور شرقیہ)

(۴) خاکسار کے ہم زلف عبداللہ خان صاحب آجکل کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ ان کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر غربی ربوہ)

(۵) مکرم غلام قادر صاحب چوہدری سابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان ڈھاکہ بعارضہ دمہ سخت بیمار ہیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور دیگر احباب جماعت سے اپنی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد عمر بشیر احمد آف ڈھاکہ۔ حال چنیوٹ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۸ میں مستری مہرالدین ولد گوہر دین قوم بوٹے پیشہ مستری عمر ۵۷ سال۔ تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۱ء ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴؍ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد قریباً یکصد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ مورخہ ۴؍ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کاتب عطا محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ جڑانوالہ

العبد مہرالدین بقلم خود

گواہ شد خاکسار عطا محمد وصیت ۹۶۵۳ ولد مولا بخش صاحب معرفت ماسٹر قطب دین صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جڑانوالہ

گواہ شد۔ عبدالرحمن سیکرٹری مال نمبر وصیت ۱۶۳۲۴ معرفت سلطان پوزری جڑانوالہ

نمبر ۱۵۶۱۰ میں شہر بانو بیگم زوجہ سید غلام مرتضیٰ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال۔ تاریخ بیعت سال سنہ ۱۹۴۳ء۔ ساکن المسعود P.E.C ۳۵ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰؍ فروری سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے (۲) میرا ایک پلاٹ خالی پندرہ سو مربع گز دارالسلام ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں ہے جس کی قیمت مبلغ چھ ہزار روپیہ ہے۔

میں اپنے حق مہر اور جائیداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ شہر بانو بیگم بقلم خود

گواہ شد سید غلام مرتضیٰ بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۶۱۱ میں سیدہ قدسیہ ملک بنت ملک صلاح الدین ایم اے درویش قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علمی عمر ۱۸½ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۱۹/7-D-R نیاز نگر ڈاکخانہ کسووال ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵؍ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے (گھڑی مالیتی مبلغ ۹۰/- روپے تقریباً۔ چاندی کے بٹن مالیتی ۹½ روپے (۳) انگشتری نقرئی مالیتی ۴/- روپے صرف کل قیمت ۱۰۳½ میں اپنی اس منقولہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میں اس وقت ہائی سکول کی طالبہ ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے والد صاحب محترم مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ سیدہ قدسیہ ملک بقلم خود

چک ۱۱۹/7-D-R نیاز نگر ضلع منٹگمری

گواہ شد پروفیسر ملک ایم اے آنرز موصی نمبر ۵۲۰۸، ۹۰ ٹی آئی کالج ہوسٹل لاہور ۲

گواہ شد نیاز محمد بقلم خود موصی نمبر ۹۴۴۰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۹/7-D-R ضلع منٹگمری

نمبر ۱۵۶۱۳ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری اعجاز احمد صاحب باجوہ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود پور چک ۵۵/2-L ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولہ ۳ ماشہ قیمت ۵۵۰/- روپے نقد رقم ۲۰۰۰/- روپے۔ ۲ کنال سفید اراضی محلہ دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ قیمت ۲۰۰۰/- کل رقم مع حق مہر ۶۰۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ پچاس روپیہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط راقم الحروف چوہدری نصراللہ خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔

الامۃ امۃ الحفیظ بقلم خود۔

گواہ شد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۵/2-L محمود پور۔ ۱۹/۲/۶۰

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔

تصحیح

محترم سید غلام مرتضیٰ صاحب وصیت نمبر ۵۵۸۲ کی وصیت الفضل ۱۵؍ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لفظ فقط کے سامنے تاریخ ۱۱-۲-۶۰ شائع ہوئی ہے۔ یہ تاریخ غلط ہے اصل تاریخ ۱۱-۱۰-۶۰ ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اگرچہ یہ بات ابھی معاصر کے نزدیک بھی تصدیق طلب ہے مگر ملاحظہ ہو کہ چراغ تلے اندھیرے کی اس سے بڑھ کر اور مثال کیا ہو سکتی ہے یا حسد کہہ لیجئے کہ معاصر اس واحد جماعت کو جس نے مغربی اور مشرقی افریقہ میں وسیع پیمانہ پر عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کر رکھا ہے اور مشن قائم کئے ہیں۔ جس نے سینکڑوں مساجد اور عیسائیوں کے مدارس افریقہ میں بند کروا رہے ہیں۔ اور بیسیوں اسلامی مدارس اور کالج ان کی جگہ تعمیر کئے ہیں۔ اس جماعت کے کام کی تحقیر کے لئے فرما دیا ہے کہ وہ تفسیق و تکفیر کرتی ہے حالانکہ خود معاصر اور ان کے پیر و مرشد جو اسی جماعت کو حکومت کے غیر مسلم قرار دلانے کے لئے فتنہ و فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔ گویا قاہرہ کی مہم پر اظہار مسرت کر کے فریضہ تبلیغ و اشاعت سے فارغ ہو بیٹھے ہیں۔ اور مسلمان حکومتوں کو تلقین کرنے ہی کو بڑا تیر مارنا سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ تبلیغ کریں۔ رعب اور لالچ سے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔

تبلیغ و اشاعت کا یہ نظریہ جو معاصر نے تجویز کیا ہے کتنا پست ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اسلام کو اللہ تعالیٰ کا دین صحیح طور پر سمجھتے ہیں پست اقوام کو اس طرح عیسائی یا مسلمان بنانا کسی حقانی شخص کے تو ذہن میں بھی نہیں آ سکتا۔ جن درویشوں نے اسلام کو دنیا میں پھیلایا ہے۔ انہوں نے کبھی یہ طریق اختیار نہیں کیا بلکہ وہ حکومت کی دخل اندازی سے گریز کرتے رہے ہیں۔ اور بادشاہوں سے تحفہ تک قبول نہیں کرتے تھے۔ جو لوگ تبلیغ کا اتنا پست نظریہ رکھتے ہیں وہ یہ کام کس طرح کر سکتے ہیں۔ وہ دوسروں کے کام کی تحقیر نہ کریں تو اور کیا کریں۔

اعانت الفضل

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب تاجر چرم لائلپور نے ایک ضرورت مند کے نام بغرض تربیت و اصلاح سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالیٰ مکرم شیخ صاحب کو اسکی جزا دے۔ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے متمتع فرمائے۔

(منیجر الفضل)

دعائے نعم البدل

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ شام و لبنان کی لڑکی ناصرہ پروین بعمر ۱½ سال چند دن بیمار رہ کر ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء بروز بدھ وفات پا گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قبل ازیں مکرم مولوی صاحب کے چار بچے چھوٹی عمر میں پے در پے فوت ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

تحریک جدید و دیگر ادارہ جات اور پبلک عمارتوں پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ نیز غرباء و مساکین میں نقد رقوم اور کپڑے وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ شام کو مسجد مبارک، دفاتر صدر انجمن، تحریک جدید، مہمان خانہ، نصرت گرلز کالج اور دیگر اہم عمارتوں کے علاوہ بازاروں میں بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ بہت سے لوگوں نے بھی اپنے گھروں پر روشنی کا خاص انتظام کیا۔ اس روز صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین کی خدمت میں مبارکباد کے تار ارسال کئے اور انہیں اطلاع دی کہ اہل ربوہ پاکستان کی خوشحالی اور استحکام کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔

ملک محمد اشرف صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

ربوہ میں ابتداء ہی سے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ گذشتہ سال سیلاب کے دنوں میں انہوں نے مقامی مجلس کے قائمقام قائد کی حیثیت سے فلڈ ریلیف کا کام نہایت جوش و اخلاص محنت اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ مرحوم کی عمر ۳۵ سال کے قریب تھی۔ انہوں نے اپنی بیوہ کے علاوہ ایک لڑکی اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بچے سب ہی نوعمر ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور بالخصوص ان کے اہل و عیال کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ابن منشی محمد عبداللہ صاحب (سابق کوٹلہ ضلع گورداسپور) مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۰ء کوٹ عبداللہ نبی سر روڈ سندھ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور نہایت ہونہار اور مخلص احمدی تھے۔ بزرگان سلسلہ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں۔

(محمد یعقوب کاتب الفضل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے —— ملتان ڈویژن

نوٹس

۱۔ ملتان کینٹ ریلوے اسٹیشن پر لائسنسدار قلیوں کے ٹھیکہ کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو زیر دستخطی کو ۵ اپریل ۱۹۶۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست دہندوں کے لئے مناسب طور پر اس کام کا اہل ہونا ضروری ہے۔

ا۔ جنہیں مزدوروں کا انتظام کرنے اور انہیں کنٹرول کرنے کا پہلے سے تجربہ ہو یا وہ اس کام سے متعلق رہے ہوں۔

ب۔ جو اس امر کی تسلی بخش شہادت پیش کر سکتے ہوں کہ ان کے پاس مسافروں کی اچھی طرح سروس کرنے کے ضروری مالی اور دوسرے وسائل موجود ہیں۔ انہیں ہر مسافر گاڑی کی آمد اور روانگی کے وقت سٹیشن کے پلیٹ فارموں پر لائسنسدار قلی ضروری تعداد میں مہیا کرنے ہوں گے۔ اور

ج۔ وہ یہ عہد کرنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ کاروبار خود یا اپنے ایجنٹوں کی معرفت چلائیں گے اور پورا ٹھیکہ یا اس کا کوئی حصہ کسی دوسرے کو کرایہ پر نہیں دیں گے۔

۲۔ درخواست میں درخواست دہندہ کے والد کا نام بھی ضرور درج کیا جائے۔

۳۔ درخواست کے ہمراہ کریکٹر کے بارہ میں کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے تصدیق کردہ اسناد کی نقول بھی پیش کرنا ہونگی۔ مناسب اشخاص کو زیر دستخطی کی مقرر کردہ تاریخ پر انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کا خرچ درخواست دہندوں کو خود برداشت کرنا ہوگا۔ اور وہ تمام اسناد اصلی شکل میں اپنے ہمراہ لائینگے۔

۴۔ درخواستیں لازمی طور پر بصیغہ رجسٹری بھیجی جائیں۔ جن کے لفافہ پر "Application for Licansed Porters Contract" کے الفاظ درج ہوں۔

۵۔ جس درخواست دہندہ کو ٹھیکہ الاٹ ہوگا اسے اس امر کی ضمانت کے طور پر کہ وہ ٹھیکہ کی شرائط اور دیگر کوائف کو مکمل طور پر ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک ہزار روپے بطور ضمانت نقد جمع کرانے ہونگے۔

۶۔ زیر دستخطی کا یہ حق محفوظ ہے کہ وہ کسی قسم کی کوئی وجہ بیان کئے بغیر کوئی ایک یا تمام درخواستیں مسترد کر سکتا ہے۔

دستخط:-

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان)

اساتذہ کی ضرورت

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو اپنے پرائمری سکولوں کے لئے جے وی میٹرک اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ شرح کے مطابق ملے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول اسنادات ۳۱-۳-۶۰ تک بنام چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج بھجوادیں۔

سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴